بسم اللہ الرحمن الرحیم

# جار مجرور کے قواعد

**{جار مجرور کی تعریف}**: "اِس سے مراد وہ حروف ہیں جو اَسماء کے آخر کو جر یعنی زیر دیتے ہیں اور یہ کل سترہ ہیں، جو اِس شعر میں مذکور ہیں"۔

[بَاءْ، تَاءْ، کَاف ولَامْ، وَاوْ، مُنْذُ و مُذْ، خَلَا...... رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی]

﴿۱﴾: جار مجرور مل کر تنہا کچھ نہیں بنتے بلکہ یہ ہمیشہ کسی کے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: جار مجرور جس کے مُتَعَلِّق ہوں اُسے مُتَعَلَّق کہتے ہیں۔

﴿۳﴾: جار مجرور اکثر چھ چیزوں کے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں۔

[1]: فعل [2]: اسم فاعل [3]: اسم مفعول [4]: اسم تفضیل

[5]: صفتِ مشبہ [6]: مصدر۔

﴿۴﴾: جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

[1]: ظرف لغو [2]: ظرف مستقر۔

[1]: وہ جار مجرور جس کا مُتَعَلَّق عبارت میں موجود ہو۔ چاہے وہ جار مجرور سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔ جیسے:

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ]......اور.....[اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ]

پہلی مثال میں [عَلٰى قُلُوْبِهِمْ]......[خَتَمَ] کے اور دوسری مثال میں [عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ]...[قَدِیْرٌ] کے مُتَعَلِّق ہے۔

[2]: وہ جار مجرور جس کا مُتَعَلَّق عبارت میں موجود نہ ہو۔ جیسے: [زَیْدٌ فِی الدَّارِ]

اِس مثال میں [فِی الدَّارِ] کا مُتَعَلِّق [ثَابِتٌ] وغیرہ محذوف ہوگا۔

**سوال:** ظرف لغو کن کن مقامات میں ہوتا ہے؟

**جواب:** اگر فعل، اِسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اِسمِ تفضیل، صفتِ مشبہ اور مصدر کے بعد متصل جار مجرور آ جائیں تو وہ اُسی فعل، اِسمِ فاعل اور اِسمِ تفضیل وغیرہ کے متعلق ہوں گے، جیسے:

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ... اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً... اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ]

پس اِن سب مثالوں میں ظرف لغو ہوگا کیونکہ اِن کا متعلق عبارت میں موجود ہے۔

**سوال:** ظرف مستقر کن کن مقامات میں ہوتا ہے؟

**جواب:** ظرف مستقر چار مقام میں ہوتا ہے: خبر، صلہ، صفت، حال

یعنی اگر مبتداء کے بعد جار مجرور ہوں تو خبر کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [زَیْدٌ فِی الدَّارِ]

اگر اِسمِ موصول کے بعد جار مجرور ہوں تو صلہ کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ]

اگر موصوف کے بعد جار مجرور ہوں تو صفت کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا]

اگر ذوالحال کے بعد جار مجرور ہوں تو حال کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [فَالْتَقَطَهٗ مِنْهَا]

﴿۵﴾: اگر جار مجرور کا مُتَعَلَّق عبارت میں موجود نہ ہو تو عموماً بکثرت اِستعمال ہونے والے اَفعال کو مقدر مانا جائے گا، ایسے اَفعال کو اَفعالِ عامہ کہتے ہیں جو یہ ہیں۔

[حُصُوْلٌ، وُجُوْدٌ، ثُبُوْتٌ، کَوْنٌ، نُزُوْلٌ] وغیرہ۔

﴿۶﴾: اگر عبارت کے شروع میں اِسمِ معرفہ اور اُس کے بعد جار مجرور ہو تو اِسمِ معرفہ کو مبتداء اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔



جیسے: [زَیْدٌ فِی الدَّارِ] ... اِس مثال میں [فِی الدَّارِ] ... [ثَابِتٌ] کے متعلق ہو کر [زید] مبتداء کی خبر بن رہا ہے۔

## [تدریب (مشق)]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں جار مجرور کے قواعد کا اجراء کریں۔

زَیْدٌ فِی الدَّارِ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً، اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## مرکب اِضافی کے قواعد

**{مرکب اضافی کی تعریف}:** "مرکب اِضافی وہ ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف اس طرح منسوب کیا گیا ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب نہ ملے، جسے منسوب کیا جائے اُسے مضاف اور جس کی طرف منسوب کیا جائے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں"۔

﴿۱﴾: مندرجہ ذیل اَلفاظ ہمیشہ مضاف ہوں گے، یہ عام ہے کہ اِن کا مضاف الیہ عبارت میں موجود ہو یا محذوف ہو۔

[کُلٌّ، بَعْدَ، قَبْلَ، عِنْدَ، ذُوْ، اُوْلُوْ، غَیْرُ، نَحْوُ، مِثْلُ، دُوْنَ، تَحْتَ، فَوْقَ]

[خَلْفَ، قُدَّامَ، حَیْثُ، اَمَامَ، مَعَ، بَیْنَ، اَیُّ، سَائِرُ، وَسَطَ، یَوْمَ]

﴿۲﴾: [نَحْوُ، مِثْلُ ... اور ... غَیْرُ] معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے

باوجود نکرہ رہتے ہیں۔

﴿۳﴾: تین سے دس تک اَعداد، سو [مِائَةٌ] اور ہزار [اَلْفٌ] چاہے یہ تثنیہ ہوں یا جمع، ہمیشہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔

﴿۴﴾: دو اَسماء کلام میں ہوں اُن میں سے پہلے پر اَلف لام نہ ہو جبکہ دوسرے پر اَلف لام ہو تو یہ عام طور پر مضاف و مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اِسم کسی کا اِسم نہ ہو، اِسم اِشارہ اور ضمیر بھی نہ ہو۔ جیسے:

[ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، كِتَابُ زَيْدٍ، رِيَاضُ الصَّالِحِيْنَ، كِتَابُ الطَّهَارَةِ ]

﴿۵﴾: تین اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے دو پر اَلف لام نہ ہو جبکہ تیسری جگہ اَلف لام ہو تو یہ آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ، مَظْهَرُ كَلِمَاتِ اللّٰهِ ]

﴿۶﴾: تین اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے دو پر اَلف لام نہ ہو جبکہ تیسری جگہ ضمیر آجائے تو وہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ غَسْلُ وَجْهِهٖ، بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ، رُبُعُ رَأْسِهٖ ]

﴿۷﴾: اسی طرح ایک کلام میں چار اَسماء آجائیں اُن میں پہلے تین پر اَلف لام نہ ہو جبکہ چوتھے کلمے پر الف لام ہو یا چوتھا کلمہ ضمیر ہو یا پانچ اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے چار پر اَلف لام نہ ہو جبکہ پانچویں پر اَلف لام آجائے یا پانچویں جگہ ضمیر ہو تو یہ آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔

[ مَعْرِفَةُ مِقْدَارِ رَأْسِ الْمَالِ، بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ، بَابُ مُتَابَعَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، جَمِيْعُ مُدَّةِ انْقِطَاعِ رِزْقِيْ ]

﴿۸﴾: دنیاءِ عرب میں کوئی بھی اِسم ہو اور اُس کے بعد ضمیر آجائے تو یہاں ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ ہوگی۔ جیسے: [ رَبُّهٗ، اَبُوْكَ، عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، بَيْتُكُمْ، غُلَامِيْ ]

﴿۹﴾: اسماءِ اِشارہ اور اَسمائے موصولہ سے پہلے بغیر اَلف لام کے کوئی ایک اِسم اگر



دو اِسم آجائیں تو یہ بھی عام طور پر مضاف و مضاف الیہ ہوں گے بشرطیکہ پہلا اِسم نکرہ ہو۔ جیسے:

[ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ .... بِاَسْمَاءِ هٰؤُلَاءِ... تَزْيِيْنُ دِيْبَاجَةِ هٰذَا الْكِتَابِ سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ... صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ... مَثَلُ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ]

﴿۱۰﴾: کسی بھی عَلَم سے پہلے اَلف لام کے بغیر کوئی اِسم آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے: [ كِتَابُ اللّٰهِ، غُلَامُ زَيْدٍ، آلُ فِرْعَوْنَ ]

﴿۱۱﴾: کسور اکثر مضاف ہوتی ہیں بشرطیکہ اَلف لام کے بغیر ہوں، کل کسریں نو ہیں۔

[ نِصْفٌ، ثُلُثٌ، رُبُعٌ، خُمُسٌ، سُدُسٌ، سُبُعٌ، ثُمُنٌ، تُسُعٌ، عُشُرٌ ]

مثالیں: [ نِصْفُ النَّهَارِ، ثُلُثُ اللَّيْلِ، رُبُعُ رَأْسِهٖ ]

﴿۱۲﴾: اگر [ اِبْنٌ.. یا.. اِبْنَةٌ.. یا.. بِنْتٌ ] دو اَعلام کے درمیان آجائیں تو یہ ماقبل کیلئے صفت اور مابعد کیلئے مضاف ہوں گے۔ جیسے:

[ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ]

﴿۱۳﴾: [ مَا ] اور [ مَنْ ] موصول سے پہلے کوئی اِسم اَلف لام کے بغیر آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ، كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ]

﴿۱۴﴾: لفظ [ كُلّ ] اور [ اِذْ/اِذَا ] سے پہلے کوئی اِسم بغیر اَلف لام کے آجائے تو وہ بھی مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ صَدَقَةُ كُلِّ قَوْمٍ، ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ، تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ، فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ]

## ﴿ فوائد نافعہ ﴾

فائدہ نمبر ﴿۱﴾: اُردو میں ترجمہ مضاف الیہ سے شروع کریں گے۔ جیسے: [ غُلَامُ زَيْدٍ ] "زید کا غلام"۔

فائدہ نمبر﴿۲﴾: مضاف مضاف الیہ کے ترجمے میں عموماً کا، کی، کے آتا ہے، البتہ مندرجہ ذیل الفاظ (تیرا، تیری، تیرے، میرا، میری، میرے، ہمارا، ہماری، ہمارے) بھی مضاف مضاف الیہ کے ترجمے میں استعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ نمبر﴿۳﴾: اگر عبارت میں متعدد مضاف مضاف الیہ آجائیں تو ترجمہ عموماً آخری مضاف الیہ سے شروع کریں گے۔ جیسے:

[ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّیْ ] "میرے رب کی رحمت کے خزانے"۔

فائدہ نمبر﴿۴﴾: مندرجہ ذیل الفاظ [ ذُوْ، اُولُوْ، سَائِرُ، اَصْحَابُ ] کے ترجمے میں کا، کی، کے وغیرہ الفاظ نہیں آئیں گے۔ جیسے:

[ ذُوْ مَالٍ ] "مال والا"۔ [ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ] "جنت والے"۔

فائدہ نمبر﴿۵﴾: لفظ کل، تین سے لے کر دس تک اعداد جب اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوں تو ان کا ترجمہ مضاف سے شروع ہوگا۔ جیسے:

[ كُلُّ نَفْسٍ ] "ہر جان"۔ [ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ] "تین دن"۔

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مرکب اضافی کے قواعد کا اجراء کریں۔

قَاتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . جَآءَ اَخُوْكَ . اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ . حَسِرَتْ صُدُوْرُهُمْ . كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ . تَاْكُلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِی الْيَوْمِ . تَعَلَّمْتُ كِتَابَةَ الرَّسَائِلِ فِی الْمَدْرَسَةِ . اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ . هٰذَا كِتَابُ زَيْدٍ . رِيَاضُ الصَّالِحِيْنَ كِتَابٌ جَيِّدٌ . هٰذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ . غَسْلُ وَجْهِهٖ فَرْضٌ . بَعْضُ ذُنُوْبِهِمْ . رُبُعُ رَاْسِهٖ لَيْسَ بِسَلِيْمٍ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# مرکب توصیفی کے قواعد

**{ مرکب توصیفی کی تعریف }**: "مرکب توصیفی وہ ہے جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کے مدلول میں پائے جانے والی کسی خوبی یا برائی پر دلالت کرے، اس میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے جزء کو صفت کہتے ہیں"۔

﴿۱﴾: اگر دو الف لام والے ..... یا ... دو تنوین والے اسماء اکٹھے آجائیں تو یہ عموماً آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:

[ جَآءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ ..... اور ..... رَاَيْتُ اِمْرَاَةً ضَعِيْفَةً ]

﴿۲﴾: اگر اسم نکرہ کے بعد کوئی جملہ آجائے تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو اس کی صفت بناتے ہیں۔ جیسے: [ اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى ]

﴿۳﴾: ضمائر نہ موصوف ہو سکتی ہیں اور نہ صفت۔

﴿۴﴾: علم عطف بیان اور بدل بن سکتا ہے مگر صفت نہیں بن سکتا۔

﴿۵﴾: صفت موصوف سے پہلے نہیں آسکتی۔

﴿۶﴾: اسم منسوب ہمیشہ کسی کی صفت بنتا ہے۔ جیسے: [ رَكِبَ زَيْدٌ الْبَغْدَادِیُّ ]

﴿۷﴾: اگر اسم موصول کے بعد جار مجرور آجائے اور ان کے بعد کوئی اسم نکرہ ہو تو اسم موصول کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے اس کی صفت بنائیں گے۔ جیسے:

[ اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ صَالِحٌ ]

﴿۸﴾: اگر کوئی اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو رہا ہو اور اس کے بعد کوئی الف لام والا حرف یا اسم موصول آجائے تو یہ بھی موصوف صفت ہوں گے۔ جیسے:

[ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى ، نِعَمَائِهِ الشَّامِلَةِ ، اُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَكُمْ ]

﴿۹﴾: اگر درمیان کلام میں اسمِ اشارہ کے بعد کوئی اَلف لام والا اسم آجائے تو یہ بھی عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:

[ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ ]

﴿۱۰﴾: اسم موصول سے پہلے اَلف لام والا کوئی حرف آجائے تو یہ بھی موصوف صفت بنیں گے۔ جیسے: [ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ]

﴿۱۱﴾: اگر کسی اسمِ نکرہ کے بعد جار مجرور آجائیں تو یہ بھی عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے: [عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا ]

﴿۱۲﴾: اگر کسی اسمِ نکرہ کے بعد [غَيْرَ، مِثْلُ، سِوٰى، شِبْهُ، نَظِيْرُ] وغیرہ میں سے کوئی لفظ آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت ہوں گے۔ جیسے: [ سَقَطَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ اَوْ... مِثْلُ زَيْدٍ... اَوْ... سِوٰى زَيْدٍ... اَوْ... شِبْهُ زَيْدٍ... اَوْ... نَظِيْرُ زَيْدٍ]

﴿۱۳﴾: اگر [اِبْنٌ... یا... اِبْنَةٌ] اَعلام کے درمیان آجائیں تو انہیں ماقبل کیلئے صفت یا بدل اور مابعد کیلئے مضاف بنائیں گے۔ جیسے:

[جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مرکب توصیفی کے قواعد کا اجراء کریں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. جَآءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ. رَاَيْتُ اِمْرَاَةً ضَعِيْفَةً. جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. سَقَطَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ. اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ صَالِحٌ. رَكِبَ زَيْدٌ الْبَغْدَادِيُّ. اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# مبدل منہ اور بدل کے قواعد

{ **بدل کی تعریف**}: ”بدل وہ تابع ہے کہ جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اُس نسبت سے دراصل یہ خود مقصود ہوتا ہے، اس کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں“۔

﴿۱﴾: مبدل منہ اور بدل میں تعریف وتنکیر میں مطابقت ضروری نہیں، چنانچہ یہ ہو سکتا ہے کہ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو یا اس کے برعکس۔ جیسے:

[ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ] اس مثال میں [صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ] مبدل منہ نکرہ ہے اور [ صِرَاطِ اللّٰهِ ] بدل معرفہ ہے۔

﴿۲﴾: مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر بھی ہو سکتے ہیں یا ان میں سے ایک اسم ضمیر اور دوسرا اسم ظاہر ہو سکتا ہے۔ جیسے:

[ جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ... جَاءَنِيْ زَيْدٌ اَنْتَ... اَكْرَمْتُهٗ خَالِدًا ]

﴿۳﴾: ضمیر نہ تو دوسری ضمیر سے بدل ہو سکتی ہے اور نہ اسم ظاہر سے۔

﴿۴﴾: لقب کے بعد نام ذکر ہو تو وہ عام طور پر مبدل منہ بدل بنتے ہیں۔ جیسے:

[ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ الزَّاهِدُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ ]

﴿۵﴾: پہلے ایک بات مجمل بیان ہو پھر اس کے بعد تفصیل ہو۔ جیسے:

[ مِاَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٍ وَمَعْنَوِيَّةٍ ]

تو اس مقام پر تین طرح سے ترکیب کی جا سکتی ہے۔

(۱): مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ (۲): تفصیل میں سے ہر فرد کو مبتداء محذوف کی خبر بنائیں۔ (۳): تفصیل کو [ اَعْنِيْ ] فعل مقدر کا مفعول بہ بنائیں۔

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مبدل منہ، بدل کے قواعد کا اجراء کریں۔

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ... جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَنْتَ... اَکْرَمْتُہٗ خَالِدًا... قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ الزَّاهِدُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## مُضْمَرَات کے قواعد

**{ اسم ضمیر کی تعریف }:** "اسم ضمیر وہ اسم ہے جو کسی حاضر، متکلم یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، ضمیر کی جمع ضمائر ہے اور کل ضمائر ستر ہیں"۔

﴿۱﴾: اسماء کے بعد ضمائر ہمیشہ مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ جیسے:
[ رَبُّہٗ، غُلَامُھُمَا، اِبْنُکَ، اَبِیْ ]

﴿۲﴾: اگر کسی فعل کا فاعل اسم ظاہر... یا... ضمیر بارز نہ ہو تو واحد و تثنیہ و جمع کی مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے:
[ اِضْرِبْ ... میں ... اَنْتَ ]

﴿۳﴾: جو ضمیر مبتداء اور خبر کے درمیان واقع ہوا سے ضمیر فصل کہتے ہیں۔ جیسے:
[ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ]

☆: ضمیر فصل کی دو ترکیبیں ہیں۔ (۱): ضمیر کو ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ دیں اور اُس کے



ماقبل کو مبتداء اور مابعد کو خبر بنا دیں۔

(۲): پہلے اسم کو مبتداء اوّل اور ضمیر فصل کو مبتداء ثانی بنائیں اور اس کے مابعد کو خبر.... پھر مبتداء ثانی کو اُس کی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا کر مبتداء اوّل کی خبر بنا دیں۔

﴿۴﴾: اصل یہی ہے کہ غائب کی ضمیر اپنے ماقبل مذکور کسی نہ کسی شی کی طرف دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ضمیر کو [ رَاجِعْ ] اور اُس شی کو [ مَرْجِعْ ] (لوٹنے کا مقام) کہا جاتا ہے۔

﴿۵﴾: ضمائر نہ کبھی صفت واقع ہوتی ہیں اور نہ موصوف۔

﴿۶﴾: حاضر اور متکلم کی ضمائر ماقبل کی طرف راجع نہیں ہوتیں۔

﴿۷﴾: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور صیغہ مبالغہ میں ضمیر مرفوع متصل جائز الاستتار ہوگی اور وہ کل چھ ضمیریں ہیں۔ [ھُوَ، ھُمَا، ھُمْ، ھِیَ، ھُمَا، ھُنَّ ]

﴿۸﴾: اگر اسماء صفت (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل وغیرہ) سے پہلے حاضر یا متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل آ جائے تو اب ان صیغوں میں بھی حاضر اور متکلم کی ضمیر پوشیدہ مانیں گے۔ جیسے: [ اَنَا طَالِبٌ.... اَنْتَ کَرِیْمٌ ]

پہلی مثال میں [ طَالِبٌ ]... میں... [ اَنَا ]... اور دوسری مثال میں... [ کَرِیْمٌ ]... میں... [ اَنْتَ ]... ضمیر پوشیدہ ہے۔

## ﴿ فوائد نافعہ ﴾

فائدہ نمبر﴿۱﴾: اگر فعل ماضی اور مضارع کا واحد مذکر غائب..... یا..... واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہو اور اسم ظاہر فاعل نہ ہو تو اُن میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل نکالیں گے۔ [ضَرَبَ... اور... یَضْرِبُ] میں [ھُوَ] اور [ضَرَبَتْ... اور... تَضْرِبُ] میں [ھِیَ]

فائدہ نمبر﴿۲﴾: فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہمیشہ فاعل ہوگی۔ جیسے: [ضَرَبْتُ... میں... تُ]

فائدہ نمبر﴿۳﴾: اور فعل مضارع کے باقی صیغوں میں سے پانچ صیغوں یعنی

واحد متکلم، جمع متکلم، واحد مذکر حاضر، واحد مذکر ومؤنث غائب کے علاوہ میں ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ہوگی۔ جیسے: [ یَضْرِبُوْنَ... میں... واؤ ] اور [ تَضْرِبْنَ... میں... ن ]

فائدہ نمبر ﴿۴﴾: خلاصہ یہ نکلا کہ مضارع کے نوصیغوں میں ضمیریں کل چار لفظ ہیں یعنی [الف، واو، نون، یاء] لہٰذا یہی چار لفظ فعل مضارع کے علاوہ باقی گردانوں یعنی فعل جحد بلم، نفی تاکید بلن ناصبہ، امر اور نہی میں بھی جہاں آئیں گے تو وہاں یہی چار لفظ ضمیر مرفوع متصل بارز بنیں گے۔

فائدہ نمبر ﴿۵﴾: فعل مضارع کے تین صیغوں یعنی [ تَضْرِبُ، اَضْرِبُ.. اور... نَضْرِبُ ] میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی پوشیدہ ہوگی۔ جیسے [ تَضْرِبُ .. میں... اَنْتَ ]، [اَضْرِبُ.. میں... اَنَا ]، [نَضْرِبُ... میں... نَحْنُ] اسی طرح یہ تین صیغے فعل مضارع کے علاوہ باقی گردانوں یعنی نفی جحد بلم، نفی تاکید بلن، امر اور نہی میں بھی آئیں تو اُن میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی۔

فائدہ نمبر ﴿۶﴾: مذکورہ خلاصہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ ماضی کے بارہ صیغوں، مضارع نفی جحد بلم اور نفی تاکید بلن ناصبہ کے بارہ صیغوں اور اسی طرح امر اور نہی کے بارہ صیغوں کے اندر فاعل ہمیشہ ضمیر ہوگی، ان صیغوں کے بعد فاعل اسم ظاہر کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جبکہ بقیہ دو صیغوں یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کا فاعل کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ﴿۷﴾: اگر یہ دو صیغے کلام کے شروع میں آجائیں تو پھر ان کا فاعل ہمیشہ اسم ظاہر ہوگا جبکہ اس کے علاوہ اسم ضمیر ہوگا۔ جیسے:

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا، اِذْقَالَ رَبُّکَ. اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ. اَلَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# معطوف علیہ و معطوف کے قواعد

**{ معطوف کی تعریف }**: "معطوف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے لایا گیا ہو کہ جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف ہے، اُس سے تابع اور متبوع دونوں مقصود ہیں، اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں" اور حروف عطف دس ہیں۔

[ وَاوْ.. فَاء.. ثُمَّ.. حَتّٰى.. اِمَّا.. اَوْ.. اَمْ.. لَا.. بَلْ.. لٰكِنْ ]

﴿۱﴾: اسم، فعل، حرف، مفرد، جملہ، عامل اور معمول میں سے ہر ایک کا عطف اُس کے ہم جنس پر ہوگا یعنی اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر، مفرد کا مفرد پر، جملہ کا جملہ پر اور حرف کا حرف پر

[جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو..... اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ وَبِعْتُ الْبَقَرَةَ]

﴿۲﴾: جار مجرور کا عطف جار مجرور پر، اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر پر، اسم ضمیر کا اسم ضمیر پر اور اسم ظاہر پر جائز ہے جیسے:

[ اَنَا وَاَنْتَ صَدِيْقَانِ... جَاءَ نِىْ عَلِيٌّ وَاَنْتَ..... اَلصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ]

﴿۳﴾: ایک کلام میں دو ناموں کے درمیان واو آجائے تو پہلے نام کو معطوف علیہ اور باقیوں کو معطوف بنائیں گے۔ جیسے:

[وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا..... وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ]

﴿۴﴾: ایک کلام میں ایک ہی حرف جر دو بار آجائے تو دوسرے حرف کا پہلے پر عطف ہوگا بشرطیکہ معنی درست ہو۔ جیسے:

[ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ]

﴿۵﴾: ایک ہی کلام میں کئی اسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو وہ آپس میں معطوف معطوف علیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ مِنْ بَقْلِهَا وَ قِثَّائِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ]

﴿۶﴾: کئی اسموں پر تنوین ہو اور اُن کے درمیان واو آجائے تو اُن کا بھی آپس میں عطف ہوگا بشرطیکہ معنی درست ہو۔ جیسے:

[ وَجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ]

﴿۷﴾: ایک لفظ کی کئی اقسام ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو دوسری قسم کا پہلی قسم پر عطف ہوگا جیسے:

[ اَلصَّوْمُ ضَرْبَانِ وَاجِبٌ وَنَفْلٌ ]

﴿۸﴾: کسی چیز کے متعدد فرائض، واجبات، نوافل یا مستحبات وغیرہ ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو وہ سب معطوف معطوف علیہ ہوں گے۔ جیسے:

[ فَرَضُهَا التَّحْرِيْمَةُ وَالْقِيَامُ وَالْقِرَاءَةُ وَالرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ... حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# ذوالحال حال کے قواعد

**{ حال کی تعریف }:** "حال وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل، مفعول، مبتداء یا خبر کی حالت پر دلالت کرے"۔

﴿۱﴾: حال کبھی صرف فاعل کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:



[ جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا ]

﴿۲﴾: کبھی مفعول کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

[ ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا ]

﴿۳﴾: کبھی دونوں کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

[ لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ ]

﴿۴﴾: حال اکثر اسم مشتق ہوتا ہے۔ اور حال کبھی مفرد کی بجائے جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: [ رَاَيْتُ الْاَمِيْرَ هُوَ رَاكِبٌ ]
اس صورت میں جملے میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہو۔

﴿۵﴾: اگر کوئی صفت کا صیغہ حالت نصبی میں نظر آئے تو اُسے پیچھے کیلئے حال بنائیں گے بشرطیکہ اس سے پہلے کوئی اسم نکرہ نہ ہو۔ جیسے: [ رَاَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا ]

﴿۶﴾: ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے مگر جب نکرہ ہو تو اُس وقت حال کو ذوالحال سے مقدم کرنا ضروری ہے تاکہ نصبی حالت میں صفت کے ساتھ التباس نہ آئے۔ جیسے:

[ رَاَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا ]

﴿۷﴾: اسم صفت درج ذیل چیزوں سے حال بن سکتا ہے۔
فاعل، نائب فاعل، مبتداء، خبر، مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مضاف الیہ۔

﴿۸﴾: ذوالحال کیلئے مفعول صریح ہونا ضروری نہیں بلکہ بواسطہ حرف جار مفعول غیر صریح بھی ذوالحال واقع ہوسکتا ہے مگر اس صورت میں ذوالحال چاہے نکرہ ہو، حال کو مقدم کرنا واجب نہیں۔ جیسے:

[ اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدًا ] ... اس مثال میں [ مَعْنًى ] ذوالحال اور [ مُفْرَدًا ] حال ہے۔

﴿۹﴾: کلام میں جب بھی [ وَحْدَهٗ ] واقع ہو تو اسے [ مُنْفَرِدًا ] کی تاویل

میں کر کے ماقبل سے حال بنائیں گے۔ جیسے: [طَافَ زَيْدٌ وَحْدَهٗ]

﴿۱۰﴾: مقامِ اختلاف میں لفظ [ خِلَافًا ] کو [ مُخَالِفًا ] کی تاویل میں کر کے ماقبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل یا نائب فاعل وغیرہ سے حال بنائیں گے۔ جیسے:

[هٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِّلْاَخْفَشِ]

﴿۱۱﴾: اگر کسی معرفہ کے بعد لفظ [ غَيْرَ ] آجائے تو معرفہ کو ذوالحال اور [غیر ] کو اُس سے حال بنائیں گے جیسے:

[ اَنَا دَخَلْتُ فِيْ بَيْتِ زَيْدٍ غَيْرَ غَارِبَةٍ ]

﴿۱۲﴾: [ فَصَاعِدًا ] بھی ہمیشہ عامل محذوف کے فاعل سے حال بنتا ہے۔ جیسے

[ لَا يَقَعُ اِلَّا عَلَى الثُّلُثِ فَصَاعِدًا ]

﴿۱۳﴾: [جَمِيْعًا ] بھی ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

[ جَاءَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اوران میں ذوالحال، حال کے قواعد کا اجراء کریں۔

رَأَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا. سَقَطَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا . شَاهَدْتُكَ الْبَارِحَةَ فِيْ شُرْفَةِ مَنْزِلِكَ . هٰذَا اَخُوْكَ وَسْطَ الْحَدِيْقَةِ .سَافَرْنَا وَاللَّيْلُ مُقْبِلٌ . اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا . صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَاعِدًا. لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى . وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# مبتدا اور خبر کے قواعد

**{ مبتدا اور خبر کی تعریف }**: ”جملہ اسمیہ خبریہ کے پہلے جزء کو مبتداء اور مسند الیہ اور دوسرے جزء کو خبر اور مسند کہتے ہیں“۔

﴿۱﴾: مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: [ زَيْدٌ عَالِمٌ ]

﴿۲﴾: مبتدا کی ایک سے زائد بھی خبریں ہو سکتی ہیں۔ جیسے:

[ زَيْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ ]

﴿۳﴾: دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [ هُوَ اِنْسَانٌ ،زَيْدٌ عَالِمٌ ،هٰذَا قَلَمٌ ]

﴿۴﴾: اگر شروع میں مرکب اضافی آجائے اور اُس کے بعد اسم نکرہ ہو تو مرکب اضافی کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [ كِتَابُ زَيْدٍ سَالِمٌ ]

﴿۵﴾: اگر شروع میں معرفہ ہو اور اُس کے بعد مرکب اضافی ہو تو معرفہ کو مبتدا اور مرکب اضافی کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [ زَيْدٌ اَخُوْ بَكْرٍ ]

﴿۶﴾: اگر ایک اسم معرفہ یا اسم نکرہ ہو اور اُس سے پہلے یا بعد میں کوئی جار مجرور یا....ظرف آجائے تو اس اسم معرفہ کو مبتدا اور جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔ جیسے:

[ زَيْدٌ فِي الدَّارِ ،زَيْدٌ عِنْدَكَ ،فِي الدَّارِ زَيْدٌ ، عِنْدَكَ زَيْدٌ ،عِنْدِيْ رَجُلٌ ، فِي الدَّارِ رَجُلٌ ]

﴿۷﴾: اگر پہلے نکرہ موصوفہ ہو اور اُس کے بعد اسم نکرہ آجائے تو مرکب توصیفی کو مبتدا اور اسم نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ ]

﴿۸﴾: اور اگر پہلے اِسم معرفہ ہو اور بعد میں مرکب توصیفی ہو تو معرفہ کو مبتدا اور مرکب توصیفی کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [ زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ ]

﴿۹﴾: اگر شروع میں اِسم معرفہ ہو اور اُس کے بعد کوئی جملہ (اسمیہ.....یا.....فعلیہ) ہو تو معرفہ کو مبتدا اور اُس جملہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے:

[ زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ.....اور.....زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ ]

﴿۱۰﴾: اگر کلام کے شروع میں اَلف لام والا اِسم آجائے اور اُس کے بعد جار مجرور ہو تو وہ ہمیشہ مبتدا خبر بنیں گے۔ جیسے:

[ اَلشِّرْکَۃُ عَلٰی ضَرْبَیْنِ، اَلطَّلَاقُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ ]

﴿۱۱﴾: ضمیر مرفوع منفصل جہاں بھی آجائے وہ ہمیشہ مبتدا بنے گی بشرطیکہ وہ ضمیر تاکید یا فصل کیلئے نہ ہو۔ جیسے:

[ ھِیَ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ...ھُوَ مُعْرَبٌ وَمَبْنِیٌّ ]

﴿۱۲﴾: کسی بھی علم کے بعد کوئی اِسم بغیر الف لام کے آجائے تو وہ مبتدا اور خبر بنیں گے۔ جیسے: [ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ، مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ ]

﴿۱۳﴾: اِنَّ اور اَنَّ کے بعد متصل کوئی جار مجرور آجائے تو وہ خبر مقدم بنے گا اور مابعد لفظاً اِسم موخر بنے گا جیسے:

[ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا.....اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً ]

﴿۱۴﴾: معرفات جتنے بھی ہیں وہ مبتدا ہوتے ہیں اور تعریف مکمل خبر ہوتی ہے۔

[ اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدًا ]

﴿۱۵﴾: [ اِنَّمَا ] کے بعد کوئی بھی اسم آجائے تو وہ ہمیشہ مبتدا ہوگا۔ جیسے:

[ اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ، اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ]

﴿۱۶﴾: [ اَمَّا ] کے بعد کوئی بھی اِسم آجائے تو وہ مبتدا ہوگا جو قائم مقام شرط ہوگا اور فاء کے بعد والا اسم خبر ہوگا جو قائم مقام جزا ہوگی۔ جیسے:



[ اَمَّا الْمُقَدِّمَۃُ فَفِیْ الْمَبَادِیْ الَّتِیْ یَجِبُ تَقْدِیْمُھَا ]

﴿۱۷﴾: پہلے ایک چیز کی تقسیم ہو پھر اُس کے بعد اُس شیء کی تفصیل ہو تو تفصیل میں سے ہر شیء مبتدا محذوف کی خبر ہوگی۔ جیسے:

[ اَلْاِسْمُ عَلٰی نَوْعَیْنِ مُعْرَبٌ وَّمَبْنِیٌّ ]

﴿۱۸﴾: اگر [ نَحْوُ... اور... مِثْلُ ] میں سے کوئی حرف آجائے تو یہ اکثر ماقبل مبتدا محذوف [ مِثَالُہٗ...یا...مِثَالُھَا ] کی خبر بنتے ہیں۔ جیسے: [ نَحْوُ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ ]

﴿۱۹﴾: مثال کے شروع میں جو لفظ [ کَاف ] حرف جار آئے تو یہ [ ثَابِتٌ ] وغیرہ محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر بنتا ہے اور [ مِثَالُہٗ..یا...مِثَالُھَا ] مبتدا محذوف بنتا ہے۔ جیسے: [ کَالْحَلِّ ]

﴿۲۰﴾: فنی کتب میں موجود اَسباق کے عنوانات کی عموماً دو ترکیبیں کی جاتی ہیں، انہیں مبتدا بنائیں اور [ ھٰذَا ] اسم اشارہ خبر محذوف مانیں جیسے [ کِتَابُ الصِّیَامِ ھٰذَا ] یا ان عنوانات کو خبر بنائیں اور اسم اشارہ [ ھٰذَا ] کو مبتداء محذوف مانیں۔ جیسے:

[ ھٰذَا کِتَابُ الْحَجِّ ]

**سوال**: مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث میں مطابقت کب ضروری ہے؟

**جواب**: جب دو شرطیں پائی جائیں۔ (۱): خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو۔ جیسے:

[ زَیْدٌ عَالِمٌ، ھِنْدٌ عَالِمَۃٌ ، زَیْدٌ بَغْدَادِیٌّ ،ھِنْدٌ مَدَنِیَّۃٌ ]

(۲): خبر جملہ ہو اور اُس میں ایک ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو۔ جیسے:

[ زَیْدٌ قَامَ ]

**سوال**: مبتدا اور خبر میں مطابقت کب ضروری نہیں ہے؟

**جواب**: دو صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں

(۱): جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو جو مذکر و مؤنث کیلئے برابر ہو۔ جیسے:

[ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ]

(۳): جب خبر واقع ہونے والی صفت صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے:

[اَلْمَرْاَةُ حَائِضٌ]

**سوال**: جملہ اسمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب**: جملہ اسمیہ کی کل چار قسمیں ہیں.

(۱): مبتداء سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ]

(۲): حروف مشبہ بالفعل سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ]

(۳): ماولا مُشَبَّہتان بلیس سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[مَاهٰذَا بَشَرًا ... لَارَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ]

(۴): لاءِ نفی جنس سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[لَارَجُلَ فِي الدَّارِ ، لَارَيْبَ فِيْهِ]

**سوال**: لاءِ نفی جنس کی کیا علامت ہے؟

**جواب**: مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے شروع میں آنے والا [لام] عام طور پر لاءِ نفی جنس ہوتا ہے جیسے:

[لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . لَاهَادِيَ لَهٗ . لَامَعْبُوْدَ اِلَّا هُوَ . لَاحَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مبتدا خبر کے قواعد کا اجراء کریں.

اَنَا اٰكِلُ خُبْزًا . مَحْمُوْدٌ يَدْرُسُ فِي الْمَدْرَسَةِ . اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ . وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ . مَااَشَدَّ الْحَرَّ . لَوْلَا اِجْتِهَادُكَ لَرَسَبْتَ .



لَعَمْرُكَ اَنَّ الْحَقَّ وَاضِحٌ . نِعْمَ الرَّفِيْقُ الْكِتَابُ . لَوْلَا اَنَّكَ صَدَقْتَ لَعُوْقِبْتَ . مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا يَفُزْ . وَلَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ . اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ . هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . اَللّٰهُ الصَّمَدُ . بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ . فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ . وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ . مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا . قَالَ لِيْ : كَيْفَ اَنْتَ؟ قُلْتُ : عَلِيْلٌ . سَهَرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِيْلٌ . مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# جملہ شرطیہ کے قواعد

**{جملہ شرطیہ کی تعریف}**: "جملہ شرطیہ وہ ہے جس میں ایک کام کو دوسرے کام پر معلق کر دیا جائے، اِس کے پہلے جزء کو شرط اور دوسرے جزء کو جزا کہتے ہیں۔"

﴿۱﴾: [اِنْ ، لَوْ ... اور ... اِذَا] تینوں عموماً شرط کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور لفظِ [مَنْ ، مَا ، اَيْنَ ، مَتٰى ، اَيٌّ ، اَنّٰى ، اِذْمَا ، حَيْثُمَا ، مَهْمَا ، اَيْنَمَا] وغیرہ بھی کبھی کبھی شرط کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: حروف شرط یا اسمائے شرط ہوں، یہ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جزا کہلاتا ہے، اُن میں سے شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ اور جزا کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوگی۔

﴿۳﴾: [لَوْ] ماضی کیلئے اور [اِنْ] اور [اِذَا] مستقبل کے ساتھ خاص ہیں۔ پھر [اِنْ] اور [اِذَا] میں فرق یہ ہے کہ [اِنْ] مقامِ تردُّد میں آتا ہے جبکہ [اِذَا] مقام

یقین میں آتا ہے۔ جیسے:

[ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ...لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا. اِذَا تَقُمْ اَقُمْ ]

﴿۴﴾: [ لَوْلَا ] اور [ لَوْمَا ] بھی شرط کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دونوں ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے:

[ لَوْ لَا رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَکَ النَّاسُ. لَوْمَا الْکِتَابَةُ لَضَاعَ اَکْثَرُ الْعِلْمِ ]

﴿۵﴾: [اَمَّا] بھی شرط کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

[ اَمَّا زَیْدٌ فَمُنْطَلِقٌ ...فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ]

اِس وقت [ اَمَّا] اصل میں [ مَهْمَا یَکُنْ مِّنْ شَیْءٍ ] ہے۔

﴿۶﴾: اگر [ اَمَّا] کے بعد عبارت میں ایک اور [ اِمَّا ....یا...اَوْ ] آجائے تو [اِمَّا] پڑھیں گے۔ جیسے:

[ هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ...وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا ]

اور اگر مذکورہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو [ اَمَّا] پڑھیں گے۔

﴿۷﴾: [لَمَّا] بھی محققین کے نزدیک حرفِ شرط ہے۔ جیسے:

[ لَمَّا جَاءَ اَکْرَمْتُهٗ]

﴿۸﴾: کبھی کبھی جزاء پہلے اور شرط بعد میں ہوتی ہے۔ جیسے:

[ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ ]

﴿۹﴾: اَسماءِ شرطیہ ترکیب میں اکثر درج ذیل صورتوں میں آتے ہیں۔

[اَیْنَ، مَتٰی، اَنّٰی، حَیْثُمَا، مَهْمَا... اور... اَیَّانَ ] ہمیشہ مفعول فیہ ہوتے ہیں۔ جیسے:

[ اَیْنَ تَمْشِ اَمْشِ...مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ...اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ...حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ...مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ...اَیَّانَ تَجْتَهِدْ تَجِدْ نَجَاحًا ]



﴿۱۰﴾: [مَا...اِذْمَا] ہمیشہ مفعول بہ مقدم ہوتے ہیں۔ جیسے:

[مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ...اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ ]

﴿۱۱﴾: [مَنْ ...اَیٌّ ] یہ کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے:

مبتداء کی مثالیں: [ مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ ... اَیُّهُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْهُ]

مفعول بہ کی مثالیں: [ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ]

[اَیُّهُمْ تُکْرِمْهُ اُکْرِمْهُ] (ان میں سے جس کی تو تعظیم کرے گا میں بھی اُس کی تعظیم کروں گا)۔

**سوال:** [اِنْ ] کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب:** [اِنْ] کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱): [اِنْ] شرطیہ۔ جیسے: [ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ ]

**نوٹ:** کبھی [ اِنْ] شرطیہ [ لَائے نَافِیَة ] کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور بظاہر [ اِلَّا ] استثنائیہ کی شکل میں لکھا ہوتا ہے اس کو استثنائیہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ [ اِنْ ] شرطیہ ہوتا ہے جس کا [لَام ] میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: [ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ ]

(۲): [اِنْ] نافیہ..اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد اکثر [اِلَّا] استثنائیہ ہوتا ہے اور یہ کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

[ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ. اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰی ]

(۳): [ اِنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ] یعنی مشدد [ اِنَّ ] کو ساکن [اِنْ] کر دیا گیا ہے۔ جیسے: [اِنْ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ ]

(۴): [اِنْ] زائدہ...یہ اکثر [مَا] نافیہ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے:

[مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ ]

(۵): [ اِنْ] وصلیہ...اس کا اُردو ترجمہ کرتے وقت "اگرچہ" کا لفظ آتا ہے۔

جیسے: [ اَکْرِمْ اَخَاکَ وَاِنْ کَانَ جَاهِلًا ] (تو اپنے بھائی کی تعظیم کر اگرچہ وہ جاہل ہو)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# جملہ فعلیہ کے قواعد

**{جملہ فعلیہ کی تعریف}:** "جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، یا وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے، اس کے پہلے جزء کو فعل اور مسند جبکہ دوسرے جزء کو فاعل اور مسند الیہ کہتے ہیں۔"

﴿۱﴾: ایک فعل کے عطف کے واسطے سے کئی فاعل ہو سکتے ہیں۔ جیسے:

[جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَبَكْرٌ]

﴿۲﴾: فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو چاہے وہ تثنیہ ہو یا جمع، فعل ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔

[ضَرَبَ الرَّجُلَانِ.... ضَرَبَ الْمُسْلِمُوْنَ]

﴿۳﴾: اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے: [زَيْدٌ ضَرَبَ، زَيْدَانِ ضَرَبَا، زَيْدُوْنَ ضَرَبُوْا]

﴿۴﴾: [جَازَ يَجُوْزُ، وَجَبَ يَجِبُ، اَمْكَنَ يُمْكِنُ ...اور... اِسْتَحَبَّ يَسْتَحِبُّ] کا فاعل اکثر فعل مضارع [اَنْ] کے ساتھ ہوتا ہے۔

[جَازَ اَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى اَنْفِهٖ فِى السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ]

## ﴿ فائدہ ﴾

جملہ فعلیہ کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱)۔ مطلق فعل یعنی فعل معروف یا فعل مجہول سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[ضَرَبَ زَيْدٌ... خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا]

(۲)۔ اَفعالِ قلوب سے شروع ہونے والا۔ جیسے:



[وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ]

(۳)۔ اَفعالِ ناقصہ سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا]

(٤)۔ اَفعالِ مقاربہ سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا]

(٥)۔ اَفعالِ مدح وذم سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ]

(٦)۔ اَفعالِ تعجب سے شروع ہونے والا۔ جیسے: [اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں جملہ فعلیہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. اِرْمِ الْقَلَمَ فِى الصُّنْدُوْقِ. اِحْفَظُوْا دُرُوْسَكُمْ. هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ. تَحْفَظُوْنَ دُرُوْسَكُمْ. اَلطُّلَّابُ اَتَوْا اِلَى الْمَدَارِسِ. كَرُمَ الطَّالِبُ الصَّادِقُ. اِنْ هَطَلَ الْمَطَرُ نَبَتَ الزَّرْعُ. لَا تَبْصُقْنَ عَلَى الْجِدَارِ. اَلطُّلَّابُ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّسَبِّحُوْا. فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ. اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَافَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# فاعل، نائب فاعل اور مفعول بہ کی پہچان کے قواعد

**{ فاعل کی تعریف }**: "فاعل وہ اسم ہے جو کسی فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر اور صفت مشبہ وغیرہ) کے بعد واقع ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل معنوی لحاظ سے اُس کے ساتھ قائم ہو۔"

**{ نائب فاعل کی تعریف }**: "یہ وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اُسے فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو، اس کے ماقبل فعل مجہول ہونا شرط ہے"۔

**{ مفعول بہ کی تعریف }**: "یہ وہ اسم ہے جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو۔"

﴿۱﴾: فعل کے بعد دو اَسماء ہوں، اُن میں سے ایک کے آخر میں اَلف رسم الخط میں ہو جبکہ دوسرا اسم الف لام کے بغیر ہو تو رسم الخط والے اسم کو مفعول اور دوسرے اسم کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے: [ ضَرَبَ عَمْرًا زَيْدٌ ]

﴿۲﴾: اور اگر دو اسموں میں سے کسی کے آخر میں بھی الف رسم الخط میں نہ ہو تو عموماً پہلے کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بناتے ہیں۔ جیسے:

[ ضَرَبَ زَيْدٌ امْرَأَةً ]

﴿۳﴾: اگر فاعل اور مفعول کا اعراب لفظی نہ ہو اور فاعل اور مفعول کی پہچان کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو پہلے اسم کو فاعل بنانا واجب ہے۔ جیسے:

[ ضَرَبَ الْمُوْسٰى الْفَتٰى ]

﴿۴﴾: فاعل ہمیشہ فعل کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ [ زَيْدٌ قَامَ ] میں [ زَيْدٌ ] فاعل نہیں بن سکتا بلکہ مبتداء ہوگا۔



﴿۵﴾: فاعل کو مرفوع پڑھنا واجب ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ اس پر ہمیشہ لفظاً ہی رفع آئے بلکہ بعض اوقات یہ محلاً مرفوع ہوتا ہے جبکہ لفظاً مجرور ہوتا ہے اور اس کی صورتیں یہ ہیں۔

☆: جب یہ مصدر کا فاعل بنے۔ جیسے: [ اِكْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ ]

☆: جب اس سے پہلے [ مِنْ ] حرف جار زائد ہو۔ جیسے: [ مَاجَاءَ مِنْ اَحَدٍ ]

☆: جب اس سے پہلے [ باء ] حرف جار زائد ہو۔ جیسے: [ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ]

﴿۶﴾: ایک فعل کے متعدد مفعول ہو سکتے ہیں۔ جیسے: [ اَعْطَيْتُ الْفَقِيْرَ دِرْهَمًا ]

﴿۷﴾: اگر فعل مجہول کے بعد دو مفعول ہوں تو پہلے کو نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھیں گے جبکہ دوسرے کو مفعول بہ بنا کر منصوب پڑھیں گے جیسے: [ اُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا ]

﴿۸﴾: مفعول بہ فعل اور فاعل سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: [ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ]

﴿۹﴾: جہاں بھی فعل کے بعد [ هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُنَّ ] وغیرہ ضمیریں آئیں تو یہ ترکیب میں ماقبل فعل کا مفعول بہ بنیں گی۔

﴿۱۰﴾: یہ ضمیریں فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی کے تمام صیغوں کے بعد آ سکتی ہیں۔

**{ فائدہ }**: فعل لازم اور متعدی میں آسان سا فرق یہ ہے کہ فعل لازم وہ ہے جس کے پائے جانے کیلئے ایک آدمی یا ایک چیز کا ہونا ہی کافی ہے۔ جیسے:

[ جَاءَ زَيْدٌ... ذَهَبَ زَيْدٌ ] اب یہاں آنا جانا ایسا فعل ہے کہ اس کے پائے جانے کیلئے ایک آدمی کا ہونا ہی کافی ہے۔

فعل متعدی وہ ہے جس کے پائے جانے کیلئے کم از کم دو آدمیوں یا دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے: [ قَتَلَ... ضَرَبَ ]

اب یہاں قتل والا معنی تب پایا جائے گا جب ایک مارنے والا اور ایک قتل ہونے والا ہو۔ اور ضرب کا معنی تب پایا جائے گا جب ایک مارنے والا اور ایک مار کھانے والا موجود ہوگا۔

جیسے: [ قَتَلَ زَيْدٌ عَمْرًوا ]

# [تدریب]

## فاعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں فاعل کے قواعد کا اجراء کریں۔

هَيْهَاتَ السَّفَرُ. شَتَّانَ خَالُكَ وَخَالِيْ. أَخُوْكَ حَسَنٌ وَجْهُهُ. أَبُوْكَ رَابِحَةٌ تِجَارَتُهُ. هَلْ جَاءَ مِنْ أَحَدٍ؟ لَا يُمْكِنُنِيْ أَنْ أَتَأَخَّرَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ. أَنَا مُعْجَبٌ بِإِخْلَاصِكَ لِرَفِيْقِكَ. هَلْ جَاءَكَ مِنْ رِسَالَةٍ مِنْ أَهْلِكَ؟ مَاجَاءَنِيْ مِنْ شَيْءٍ. إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهُ.

## نائب فاعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں نائب فاعل کے قواعد کا اجراء کریں۔

وُلِدَ الرَّسُوْلُ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ. وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ. وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا. وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ. فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ.

## فعل اور فاعل محذوف کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں فعل اور فاعل محذوف کے قواعد کا اجراء کریں۔

وَاللّٰهِ لَأُدَافِعَنَّ عَنْ وَطَنِيْ. تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ. وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ. اَلْأَسَدَ. إِيَّاكَ وَالْكِذْبَ. إِيَّاكَ مِنَ الرِّيَاءِ. وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ



الْمِيْزَانَ. تَاللّٰهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوْسُفَ. كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ. وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ. وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ.

## مفعول بہ کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول بہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

أَخَذَ التِّلْمِيْذُ كِتَابَهُ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. أَوَدُّ أَنْ أَرَاكَ سَعِيْدًا. عَلِمْتُ أَنَّ زَيْدًا مَرِيْضٌ. وَهَبَ اللّٰهُ الْإِنْسَانَ الْعَقْلَ. قَالَ إِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ. أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوٰى. وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى. قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. إِنَّا وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا. فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا. وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ. اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ. يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ. أَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ. يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ. لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ. أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ. أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا. لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ. حَرَضِ الْمُؤْمِنِيْنَ. أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا. عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا.

## نواصب مضارع کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں نواصب مضارع کے قواعد کا اجراء کریں۔

أُرِيْدُ أَنْ أَعْرِفَ رَأْيَكَ. سَأُسَافِرُ بَعْدَ أَنْ أَنْجَحَ. رَكِبْتُ السَّيَّارَةَ لِكَيْ أَخْتَصِرَ الْوَقْتَ. لَنْ أَتْرُكَكَ حَتّٰى أَطْمَئِنَّ عَلَيْكَ. فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا. وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ. لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ.

## جوازم مضارع کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں جوازم مضارع کے قواعد کا اجراء کریں۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ . وَمَنْ يَّكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ . وَمَنْ لَّمْ يَمُتْ بِالسَّيْفِ مَاتَ بِغَيْرِهٖ . مَهْمَا تَقُمْ اَقُمْ . اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ . اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ . لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ . اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ . وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ . وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا . فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## مفعول مطلق کے قواعد

{مفعول مطلق کی تعریف}: "یہ وہ مصدر ہے جو ماقبل فعل کے ہم معنی ہو۔ جبکہ حروف اصلیہ میں ماقبل فعل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔"

﴿۱﴾: لفظ [سُبْحَانَ] ہمیشہ مضاف اور [تَسْبِيْح] مصدر سے مشتق افعال محذوفہ کا مفعول مطلق بنتا ہے۔ جیسے: [سُبْحَانَ اللّٰهِ]

یہ مضاف اور مضاف الیہ [سَبَّحْتُ... سَبَّحْنَا] وغیرہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

﴿۲﴾: لفظ [مَعَاذًا] بھی ہمیشہ [اَعُوْذُ... یا... نَعُوْذُ] اور لفظ [اَيْضًا] بھی ہمیشہ [اٰضَ] فعل محذوف اور [اَلْبَتَّہ] بھی ہمیشہ [بَتَّ] فعل محذوف کا مفعول مطلق بنتا ہے۔



﴿۳﴾: لفظ [دَائِمًا... غَالِبًا... اور... جِدًّا] وغیرہ کو ہمیشہ ماقبل فعل یا شبہ فعل کے مصدر محذوف کی صفت قرار دیں گے پھر موصوف صفت کو ملا کر فعل یا شبہ فعل کا مفعول مطلق بنایا جائے گا۔ جیسے:

[ وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا ] اس میں [دَائِمًا] سے پہلے [اِسْتِتَارًا] مصدر محذوف نکالیں گے۔

[ هِيَ تُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ غَالِبًا ] یہاں [ غَالِبًا ] سے پہلے [ اِسْتِعْمَالًا ] مصدر محذوف نکالیں گے۔

[ جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِيْمٌ جِدًّا ] یہاں [ جِدًّا ] سے پہلے [ عَظَمَةً ] مصدر محذوف نکالیں گے۔

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول مطلق کے قواعد کا اجراء کریں۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا . وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا . اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . شُكْرًا لَكَ . لَا تَاْكُلْ كَثِيْرًا . كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا . اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## مفعول فیہ کے قواعد

{مفعول فیہ کی تعریف}: "یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا زمانے پر دلالت کرے"۔

﴿۱﴾: مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱): ظرف

زمان (۲): ظرفِ مکان

پھر ظرفِ زمان اور مکان کی دو دو قسمیں ہیں۔ (۱): محدود (۲): مبہم

☆: ظرفِ زمان مبہم کی مثالیں: [حِیْنَ ، وَقْتٌ، زَمَانٌ، دَهْرٌ ] وغیرہ۔

☆: ظرفِ زمان محدود کی مثالیں:

[سَاعَةٌ، يَوْمٌ، لَيْلَةٌ، أُسْبُوْعٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ، عَامٌ ]

☆: ظرفِ مبہم کی مثالیں:

[أَمَامَ، وَرَاءَ، يَمِيْنٌ، يَسَارٌ، فَوْقٌ، تَحْتَ، قُدَّامَ، جَانِبٌ، مَكَانٌ، نَاحِيَةٌ ]

☆: ظرفِ مکان محدود کی مثالیں: [دَارٌ، مَدْرَسَةٌ، مَكْتَبٌ، مَسْجِدٌ، بَلَدٌ ]

﴿۲﴾: [حِيْنَئِذٍ... اور ... يَوْمَئِذٍ] ہمیشہ مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے:

[فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ أَفْعَالًا] ان کی اصل [حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا... اور ... يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا] ہے

یہاں [ إِذْ ] جملے کی طرف مضاف ہو رہا ہے، پھر تخفیف کیلئے جملے کو حذف کر کے اس کی جگہ [إِذْ ] پر تنوین عوض لگا دی جاتی ہے۔

﴿۳﴾: لفظ [أَبَدًا] بھی ہمیشہ ماقبل فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے:

[ إِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَدًا ]

﴿۴﴾: مندرجہ ذیل ظروف کو ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے۔

[بَيْنَ، بَيْنَمَا، أَيَّانَ، قَطُّ، عَوْضُ، أَنّٰى، قَبْلَ، بَعْدَ، لَدٰى، لَدُنْ، مَتٰى، أَيْنَ، هُنَا، ثَمَّ، مَعًا ]

﴿۵﴾: [ إِذْ، إِذَا، حَيْثُ، مُذْ، مُنْذُ ] ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہو کر مفعول فیہ بنتے ہیں۔ جیسے: [ اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ... وَاذْكُرُوْا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول فیہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

ضَرَبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. خَرَجْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ السَّبْتِ.



# مفعول معہ کے قواعد

{مفعول معہ کی تعریف}: "یہ وہ اسم ہے جو کسی ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو [مَعَ] کے معنی میں ہو"۔

اس کی پہچان کی چند علامات ہیں۔

﴿۱﴾: یہ کلام میں زائد ہوتا ہے چنانچہ اگر اسے حذف کر دیا جائے تو بھی جملہ درست رہتا ہے۔

﴿۲﴾: اس کے ماقبل جملہ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾: یہ ایسی واو کے بعد ہوتا ہے جس میں معیت والا معنی ہوتا ہے۔

﴿۴﴾: اگر کسی جملے میں واو کے مابعد کا ماقبل پر عطف ڈالنے کی صورت میں معنی فاسد ہو جائے تو وہ مفعول معہ ہوگا جیسے:

[سَافَرَ خَلِيْلٌ وَاللَّيْلَ ] یہاں [ سَافَرَ اللَّيْلُ ] کہنے کی صورت میں معنی فاسد ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# مذکورہ منصوبات پہچاننے کا طریقہ

جب کوئی اسم حالت نصبی میں ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مصدر ہے یا نہیں۔ اگر مصدر ہے تو دو حال سے خالی نہیں کہ اس کے ماقبل کوئی عبارت موجود ہے یا نہیں، پس اگر نہیں ہے، جیسے: [شُكْرًا ]

تو اس کے عامل کا حذف اکثر سماعی ہوتا ہے، لہذا اس مثال کی اصل عبارت یوں ہوگی

[ شَكَرَ شُكْرًا ]

اور اگر ماقبل کوئی عبارت ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ مصدر ماقبل فعل یا شبہ فعل کا ہم معنی ہے یا نہیں۔ پس اگر ہم معنی ہے تو یہ مفعول مطلق ہوگا۔ جیسے: [ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا ]

اور اگر مصدر ماقبل کا ہم معنی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مصدر ماقبل فعل کیلئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔ اگر سبب بن رہا ہے تو وہ مفعول لہ ہوگا۔ جیسے:

[ قُمْتُ اِكْرَامًا لِبَكْرٍ ]

اور اگر وہ مصدر نہ تو اپنے ماقبل فعل کا ہم معنی ہے اور نہ ہی اس کیلئے سبب بن رہا ہے تو پھر وہ تین حال سے خالی نہیں۔

(۱): اگر اس مصدر کو اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر حال بنانا ممکن ہوگا تو ماقبل فاعل یا مفعول سے حال بنا دیں گے۔ جیسے:

[ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ الْهُدٰى ] "اللہ تعالیٰ نے انہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کو بھیجا اس حال میں کہ وہ ھدایت دینے والے ہیں"۔

(۲): اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دے کر مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسے:

[ حُكْمُهُ اَنْ يَّخْتَلِفَ اٰخِرُهُ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْتَقْدِيْرًا ]

اس مثال میں [ لَفْظًا...اور... تَقْدِيْرًا ] سے پہلے [ اِخْتِلَاف ]مصدر محذوف مان کر پہلے [لَفْظًا...اور... تَقْدِيْرًا ] کو [مَلْفُوْظًا...اور... مُقَدَّرًا ] کی تاویل میں لیں اور پھر اس کی صفت بنا کر [ يَخْتَلِفُ ] فعل کا مفعول مطلق بنا دیں گے۔

(۳): اسے ماقبل مبہم شیء کی تمیز بنا دیں گے۔ جیسے:

[وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا ]

اس مثال میں [ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ ] کے مجموعے کو ممیز اور [حَقِيْقَةً ] کو تمیز بنائیں گے۔



اور اگر وہ اسم منصوب مصدر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اسمائے مشتقہ میں سے ہے یا نہیں۔

اگر ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس کے ماقبل معرفہ ہے یا نکرہ ہے۔ پس اگر معرفہ ہے۔ جیسے: [ رَاَيْتُ عَمْرًا رَاكِبًا ] تو اسے حال بنائیں گے اور اگر نکرہ ہو۔ جیسے:

[ ضَرَبْتُ رَجُلًا جَاهِلًا ] تو اسے صفت بنائیں گے۔

اور اگر وہ صیغہ صفت نہیں ہے پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اسم ظرف ہے یا نہیں۔ اگر ظرف ہے تو اسے مفعول فیہ بنائیں گے۔ جیسے:

[ اَنَا ضَرَبْتُكَ يَوْمًا ]

اور اگر اسم ظرف بھی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اسم [وَاو] بمعنی [مَعَ ] کے بعد واقع ہے یا نہیں۔ اگر واقع ہے تو مفعول معہ ہوگا جیسے: [جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ]

اور اگر ایسی [ وَاو ] کے بعد بھی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا جس پر فاعل کا فعل واقع ہو یا دلالت نہیں کرتا تو پہلی صورت میں مفعول بہ بنا دیں گے اور دوسری صورت میں تمیز بنائیں گے۔ جیسے:

[ قَتَلَ رَجُلًا فِيْلًا ... عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# اسم فاعل کے قواعد

{اسم فاعل کی تعریف}: "اسم فاعل وہ اسم ہے جسے کام کرنے والی ذات پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو"۔

قاعدہ ۱: اسم فاعل کا صیغہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

(۱): معرف باللام ہوگا۔ (۲): غیر معرف باللام ہوگا۔

پہلی صورت میں یہ مطلقاً عمل کرے گا چاہے اس میں حال یا استقبال والا معنی پایا جائے یا نہ پایا جائے اور چاہے اس کے ماقبل مذکور چیزیں ہو یا نہ ہوں۔ جیسے:

[جَاءَ الْمُعْطِیْ الْمَسَاکِیْنَ اَمْسِ اَوِالْاٰنَ اَوْ غَدًا]

دوسری صورت میں عمل کیلئے شرط ہے کہ وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کیا ہو اور وہ چھ چیزیں یہ ہیں، مبتداء، ذوالحال، اسم موصول، موصوف، حرف نفی یا حرف استقبال۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# صفت مشبہ کے قواعد

{صفت مشبہ کی تعریف} : "وہ اسم ہے جو کسی ایسی ذات پر دلالت کیلئے وضع کی گئی ہے جس میں مصدری معنی دائمی طور پر پایا جائے"۔

﴿۱﴾: صفت مشبہ کے عمل کیلئے صرف یہ شرط ہے کہ یہ اسم موصول کے علاوہ پانچ چیزوں یعنی مبتداء، موصوف، ذوالحال، حرف نفی یا استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کیے ہو۔

﴿۲﴾: صفت مشبہ کے معمول کی تین صورتیں ہیں۔ مرفوع، منصوب اور مجرور۔

(۱): جب اس کا معمول فاعل بن رہا تو وہ مرفوع ہوگا۔ جیسے:

[زیدٌ حَسَنٌ خُلُقُهٗ]

(۲): جب اس کا معمول مفعول بہ یا تمیز وغیرہ بن رہا ہو تو یہ منصوب ہوگا۔

[زیدٌ حَسَنٌ خُلُقَه ... زیدٌ حَسَنٌ خُلُقًا]

(۳): جب اس کا معمول مضاف الیہ بن رہا ہو تو وہ مجرور ہوگا۔ جیسے:

[زَیدٌ حَسَنُ الخُلُقِ]



# أسماءِ إشارات کے قواعد

{أسماءِ إشارات کی تعریف}: "یہ وہ أسماء ہیں جنہیں کسی محسوس کی جانے والی اور نظر آنے والی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو"۔

﴿۱﴾: اسم اِشارہ کے بعد معرف باللام نہ ہو تو اسم اشارہ کو مبتداء اور بعد والے اسم کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [هٰذَا رَجُلٌ]

﴿۲﴾: اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے:

[هٰذَاالْقَلَمُ جَمِیْلٌ]

تو ایسے جملے میں دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں۔

(۱): اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنایا جائے، پھر یہ دونوں مل کر مبتداء بنیں گے اور مابعد اسم خبر بن جائے گا۔

(۲): اسم اشارہ کو موصوف اور معرف باللام کو صفت بنائیں، پھر یہ دونوں مل کر مبتداء اور مابعد اسم خبر بن جائے گا۔

﴿۳﴾: اگر اسم اشارہ کے بعد دو أسماء نکرہ آجائیں تو اسم اشارہ کو مبتداء اور مابعد أسماء کو موصوف صفت بنا کر خبر بنا دیں گے۔ جیسے: [هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ]

﴿۴﴾: اگر اسم اشارہ کے بعد مرکب اضافی آجائیں تو یہاں بھی اسم اشارہ کو مبتداء اور مرکب اضافی کو خبر بنائیں گے جیسے: [ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# اسم موصول کے قواعد

**{اسمِ موصول کی تعریف}:** "یہ وہ اسماء ہے جو فعلیہ خبریہ کے واسطے سے کسی معین چیز پر دلالت کریں یا وہ اسماء جو کسی جملہ خبریہ سے ملے بغیر جملے کا مکمل جزء نہ بن سکیں"۔

﴿۱﴾: اگر اسم موصول کے بعد جملہ اسمیہ خبریہ.....یا.....فعلیہ خبریہ آجائے تو جملے کو اُس کا صلہ بنائیں گے اور اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے:

[رَأَیْتُ الَّذِیْ هُوَ یُکْرِمُکَ]...(میں نے اُس شخص کو دیکھا جو تیری تعظیم کرتا ہے)

﴿۲﴾: اگر اسم موصول کے بعد صرف جار مجرور ہوں تو جار مجرور کو کسی فعل مقدر کے متعلق کر کے صلہ بنائیں گیا ور اگر اسم موصول کے بعد کوئی اسم ظرف ہو تو اسے فعل مقدر کا مفعول فیہ بنائیں گے۔ جیسے:

[جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ]...(وہ شخص آیا جو گھر میں موجود ہے)۔[قَتَلْتُ الَّذِیْ فَوْقَ السَّطْحِ]...(میں نے اس شخص کو قتل کیا جو چھت کے اوپر تھا)

﴿۳﴾: اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتداء بنتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ مَنْ یَسْکُنُ فِی الْمَدِیْنَةِ]...(وہ شخص آیا جو مدینہ میں رہتا ہے)

[رَأَیْتُ مَنْ مَاتَ فِی النَّهْرِ]...(میں نے اُس شخص کو دیکھا جو نہر میں مر گیا)

[اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ هُوَ زَیْدٌ]...(وہ شخص جو گھر میں ہے زید ہی ہے)

**{فائدہ}:** "اسمائے موصولہ میں سے [اَیٌّ... اور... اَیَّةٌ] کی چار حالتیں ہیں۔"

(۱): یہ مضاف نہ ہوں اور ان کا صدر صلہ مذکور ہو۔ جیسے: [ اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ ]



(۲): یہ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے: [ اَیٌّ قَائِمٌ ]

(۳): یہ مضاف ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے: [ اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ ]

(۴): یہ مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: [ اَیُّهُمْ قَائِمٌ ]

ان میں سے پہلی تین صورتوں میں [ اَیٌّ ...اور... اَیَّةٌ ] معرب ہوتے ہیں جبکہ چوتھی صورت میں مبنی ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# منادیٰ کے قواعد

**{منادیٰ کی تعریف}:** "منادیٰ وہ اسم ہے جسے حروف نداء کے ذریعے پکارا جائے"۔

اور حروف نداء پانچ ہیں۔ [یَا ..اَیَا ..هَیَا ..اَیْ ..همزہ مفتوحہ]

﴿۱﴾: حروف نداء ہمیشہ [ اَدْعُوْ...یا... اَطْلُبُ] کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: مقام دعاء میں اکثر [ یَا اَللّٰهُ] (عزوجل) سے حرف نداء کو حذف کر کے اسم جلالت کے آخر میں میم مشدد کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے: [ اَللّٰهُمَّ ] ...اس کی ترکیب بھی [ یَا اَللّٰهُ] (عزوجل) والی ہی ہوگی۔

﴿۳﴾: اگر [ اَللّٰهُمَّ ] کے بعد لفظ [ رَبَّ] آجائے۔ جیسے:

[ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ]

تو یہاں پہلے [ اَللّٰهُمَّ ] کو [ یَا اَللّٰهُ] کی تاویل میں لیں گے، پھر اس میں سے لفظ [ اَللّٰه] کو مبدل منہ اور [ رَبَّ ] کا مابعد سے تعلق قائم کر کے بدل بنائیں گے، باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

﴿۴﴾: اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو نداء اور منادیٰ کے درمیان [اَیُّهَا، اَیَّتُهَا، اَیُّهٰذَا

[اَیُّھٰذِہٖ] وغیرہ کا فاصلہ لگانا واجب ہے۔ تاکہ تعریف کے دوآلے نہ جمع ہو جائیں مگر اسم جلالت اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے:

[ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ...اور ...یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ]

﴿۵﴾: اگر منادیٰ کے بعد کوئی جملہ ہو تو اسے منادیٰ مقصود بنداء بنائیں گے۔ جیسے:

[یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ ]

﴿۶﴾: بعض اوقات حرف نداء کو حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے:

[ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا] یہ اصل میں [یَا یُوْسُفُ ] تھا۔

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اوران میں منادیٰ کے قواعد کا اجراء کریں۔

یَا خَالِدُ. یَا مُصْلِحُوْنَ . یَا رَاکِبَ دَرَّاجَةٍ لَا تَسْرَعْ. یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ . اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا . یَا حَسْرَتَا عَلَی الشَّبَابِ . یَا اَبَتِ. یَا لِلْھَوْلِ . یَا بُنَیَّ. رَبِّ اَرِنِیْ .رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْ نَا . یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ . یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ، قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## ممیّز تمیز کے قواعد

{تمیز کی تعریف}: ”تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز سے ابہام و پوشیدگی دور کرے، جس چیز سے ابہام دور کیا جائے اسے [ممیّز] کہتے ہیں“۔

﴿۱﴾: اگر کوئی مصدر نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کیلئے سبب بن رہا ہو تو بسا



اوقات اسے ماقبل ممیّز کی تمیز بنا دیتے ہیں۔ جیسے:

[وَھُوَ اتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا ]

﴿۲﴾: تمام اعداد ہمیشہ ممیّز اور ان کا معدود ہمیشہ تمیز بنتا ہے۔ جیسے:

[ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ]

﴿۳﴾: تین سے لے کر دس تک اعداد اور [مِائَةٌ ] اور [ اَلْفٌ] اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو ان کی ترکیب کرتے ہوئے اعداد کو ”ممیّز مضاف“ اور معدود کو ”تمیز مضاف الیہ“ بنائیں گے۔ جیسے: [ اِنَّ الْعَوَامِلَ فِی النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ ]

﴿۴﴾: جب حرف جار [ رُبَّ ] کے بعد واحد مذکر غائب کی ضمیر اور اس کے بعد کوئی اسم منسوب واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نظر آئے تو ضمیر کو ممیّز اور مابعد اسم کو تمیز بنا کر مجرور بنائیں گے۔ جیسے:

[ رُبَّهٗ رَجُلًا... رُبَّهٗ رَجُلَیْنِ... رُبَّهٗ رِجَالًا... رُبَّهٗ اِمْرَاَۃً...رُبَّهٗ اِمْرَاَتَیْنِ. ..رُبَّهٗ نِسَاءً لَقِیْتُهٗ]

﴿۵﴾: ایک اور دو اپنی تمیز کے ساتھ مذکور نہیں ہوتے کیونکہ ایک اور دو والا معنیٰ خود ان کی تمیز سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسے:

[ رَجُلٌ ]...(ایک مرد)۔ [ رَجُلَانِ ]...(دو مرد)۔

﴿۶﴾: عدد اقل یعنی تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع مجرور اور خلاف عقل (یعنی اگر تمیز مذکر ہے تو عدد کو مؤنث لائیں گے اور اگر تمیز مؤنث ہے تو عدد مذکر لائیں گے) آئے گی جیسے:

[ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ. ثَلَاثُ نِسْوَةٍ ]

﴿۷﴾: عدد اوسط یعنی گیارہ سے لے کر ناوے تک کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔

پھر گیارہ بارہ، اکیس بائیس، اکتیس بتیس اسی طرح اکانوے بانوے تک اعداد کی تمیز موافق العقل ہوگی یعنی اگر تمیز مذکر ہو تو عدد کی دونوں جزئیں بھی مذکر ہوں گی اور اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد کی دونوں جزئیں بھی مؤنث ہوں گی۔ جیسے:

[ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا... اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَاَةً... اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا . اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً..... اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ رَجُلًا ..... اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَاَةً ]

﴿۸﴾: اور تیرہ سے لے کر انیس تک، تئیس سے لے کر انتیس تک، اسی طرح ترانوے سے لے کر ننانوے تک اعداد کی تمیز خلاف عقل ہوگی جیسے:

[ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا... ثَلٰثَ عَشْرَةَ اِمْرَاَةً... ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا... ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً ]

**{فائدہ}**: آٹھ عقود اکیلے استعمال ہوں یا کسی عدد کے ساتھ مل کر، یہ ہمیشہ ایک ہی حال پر رہیں گے چاہے ان کی تمیز مذکر ہو یا مؤنث۔ وہ آٹھ عقود یہ ہیں۔

[ عِشْرُوْنَ ،ثَلٰثُوْنَ،اَرْبَعُوْنَ،خَمْسُوْنَ ،سِتُّوْنَ ،سَبْعُوْنَ ،ثَمَانُوْنَ،تِسْعُوْنَ ]

﴿۹﴾: عدد اعلیٰ یعنی ایک سو، دوسو، ایک ہزار، دوہزار اور [ مَالَا نِهَايَةَ ] کی تمیز ہمیشہ مفرد مجرور ہوتی ہے۔ جیسے: [ مِاَةُ رَجُلٍ... اَلْفُ سَنَةٍ... مِئَتَىْ دِرْهَمٍ ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں تمیز کے قواعد کا اجراء کریں۔

كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟ مَا تَصْنَعُ مِنْ خَيْرٍ تَجِدْهُ . كَمْ اَخًا لَكَ ؟ كَمْ قَرْيَةٍ زُرْتَ ؟ سَالَ الْوَادِيْ مَاءً . اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# اَفعالِ ناقصہ کے قواعد

{افعال ناقصہ کی تعریف}: "یہ وہ اَفعال ہیں جن کا معنی صرف فاعل کے ساتھ مکمل نہیں ہوتا بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے"۔ یہ کل سترہ ہیں۔

[كَانَ.. صَارَ.. اَصْبَحَ.. اَمْسٰى.. اَضْحٰى.. ظَلَّ.. بَاتَ.. عَادَ.. اٰضَ.. غَدَا.. رَاحَ.. مَافَتِيءَ.. مَاانْفَكَّ.. مَادَامَ.. لَيْسَ ]

﴿۱﴾: اگر ان اَفعال کے بعد اکیلا جار مجرور ہو تو جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے ان اَفعال کی خبر بنائیں گے، جیسے: [ كَانَ فِي الدَّارِ ]

﴿۲﴾: اگر ان اَفعال کے بعد کوئی اسم ظرف ہو تو اسے کسی فعل محذوف کا مفعول فیہ بنا کر ان کی خبر بنائیں گے، جیسے: [ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ]

﴿۳﴾: اگر ان اَفعال کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو تو اسے منصوب پڑھ کر خبر بنائیں گے اور ان اَفعال میں ضمیر مستتر ان کا اسم نکالیں گے، جیسے: [ كَانَتْ اِمْرَاَةً ]

﴿۴﴾: بسا اوقات [ كَانَ ] تامہ بھی ہوتا ہے، اس صورت میں مابعد اسم کو اس کا فاعل بنائیں گے۔ جیسے: [ كَانَ الْقِتَالُ ]

﴿۵﴾: اگر حرف [ لَوْ ] سے پہلے الف ہو اور اس کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو تو اسے کان محذوف کی خبر بنا کر منصوب پڑھیں گے اور وہ [لَوْ] وصلیہ ہوگا جیسے: [بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً ]

﴿۶﴾: لیس کی خبر پر ہمیشہ باء زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے: [ زَيْدٌ لَيْسَ بِكَاتِبٍ ]

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں افعال ناقصہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

كُنْتُ كَاتِبًا. كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا .اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا . اَمْسَيْتُ

مُتْعَبًا. لَايَزَالُ الْمَطَرُ يَهْطِلُ. سَأُدَافِعُ عَنْ وَطَنِيْ مَادُمْتُ حَيًّا. عَجِبْتُ مِنْ كَوْنِكَ كَارِهًا لِلْمَنْطِقِ. لَيْسَ الْمُتَّهَمُوْنَ بِمُجْرِمِيْنَ. لَيْسَ يَعْرِفُ الْإِنْسَانُ زَمَانَ مَوْتِهِ. مَاكَانَ اَجْمَلُ اَيَّامَ الْمَدْرَسَةِ. كَادَ اللِّصُّ يَهْرُبُ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَ لِيْ. عَسٰى اَنْ تَنْجَحَ. لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا. لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ. طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ. اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# قسم کے قواعد

**{قسم کی تعریف}:** " قسم وہ جملہ جس میں کسی محترم چیز کا ذکر کر کے اپنی بات کو پختہ کیا جائے"۔

﴿۱﴾: قسم کیلئے عموماً [ باء... تاء... اور ... واؤ ] استعمال ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: حرف قسم [ اُقْسِمُ ] فعل محذوف کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿۳﴾: ہر قسم کا کوئی نہ کوئی جواب قسم بھی ضرور ہوتا ہے، یہ عام ہے کہ وہ عبارت میں مذکور ہو یا نہ ہو۔ جیسے: [ وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا ]

## {فائدہ}: جواب قسم کیلئے ضروری باتیں

جواب قسم دو حال سے خالی نہیں۔ وہ جملہ اسمیہ ہوگی یا جملہ فعلیہ ہوگی۔ اگر وہ جملہ اسمیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مثبتہ ہے یا منفیہ ہے۔ اگر وہ مثبتہ ہے تو اس کے شروع



میں [ اِنَّ ] حرف مشبہ بالفعل... یا... [ لَامِ اِبْتِدَائِيَّهْ ] لایا جائے گا۔ جیسے:

[ وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ ... وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ]

اور اگر منفیہ ہے تو اس کے شروع میں [ مَا ] مشابہ بلیس... یا... [ لائے نفی جنس ] ... یا... [ اِنْ نافیہ ] لایا جائے گا۔ جیسے:

[ وَاللّٰهِ مَازَيْدٌ قَائِمًا ... وَاللّٰهِ لَازَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ... وَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ]

اور اگر وہ جملہ فعلیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مثبتہ ہوگا یا منفیہ۔ پس اگر مثبتہ ہے تو اس کے شروع میں [لَامِ تاکید] ...اور...

[ قَدْ ] دونوں... یا... صرف [ لَامِ تاکید ] آئے گا۔ جیسے: [وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ ... وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا ]

اور اگر وہ منفیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ ماضی منفی ہوگا یا مضارع منفی۔ پس اگر ماضی منفی ہے تو اسکے شروع میں [ مَا ] آئے گا۔ جیسے:

[وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ] اور اگر مضارع منفی ہو تو اس کے شروع میں [مَا]... یا... [ لَا ]... یا... [ لَنْ ] آئے گا جیسے

[ وَاللّٰهِ مَاتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ.. وَاللّٰهِ لَا تَلْعَبَنَّ اِلَى السُّوْقِ.... وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلَنَّ كَذَا ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# افعال مدح وذم کے قواعد

{مدح وذم کی تعریف}: " یہ وہ جملہ ہے جس میں کسی کی تعریف یا برائی بیان کی جائے"۔

﴿۱﴾: افعال مدح وذم اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔

﴿۲﴾: [ حَبَّذَا ] کے علاوہ باقی افعال کے فاعل کیلئے شرط ہے کہ وہ معرف باللام ہو یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آرہی ہو۔

﴿۳﴾: [ حَبَّذَا ] میں [ حَبَّ ] فعل اور [ ذَا ] اس کا فاعل ہے۔

﴿۴﴾: ان افعال کے بعد آنے والا اسم مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

﴿۵﴾: ان افعال کی دو ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

(۱): فعل مدح وذم کو ان کے فاعل کے ساتھ ملا کر خبر مقدم اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتداء مؤخر بنایا جائے۔

(۲): فعل مدح وذم کو ان کے فاعل کے ساتھ ملا کر ایک الگ جملہ بنادیں اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتداء محذوف [ هُوَ ] کی خبر بنا کر الگ جملہ بنادیں۔

## [تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں افعال مدح وذم کے قواعد کا اجراء کریں۔

نِعْمَ الزَّمَانُ الرَّبِيْعُ ۔ حَبَّذَا الرَّبِيْعُ ۔ بِئْسَ الْفَصْلُ الشِّتَاءُ ۔ نِعْمَ مَافَعَلْتَ ۔ نِعْمَ رَجُلًا سَعِيْدٌ ۔ حَبَّذَا الْاِجْتِهَادُ ۔ مَااَجْمَلَ الرَّبِيْعَ ۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۔ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۔ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے قواعد

{ استثناء کی تعریف}: "[ اِلَّا ] یا اس کے ہم معنی حروف کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کے حکم سے خارج کرنا، جسے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔"

اور [ اِلَّا ] کے ہم معنی حروف دس ہیں ۔

[غَيْرَ ..سِوٰى ..سَوَاءٌ ..حَاشَا ..خَلَا ..عَدَا ..مَاخَلَا ..مَاعَدَا ..لَيْسَ ..لَا يَكُوْنُ]

﴿۱﴾: مستثنیٰ منہ کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے:

[ جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا .... شَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ]

﴿۲﴾: جب [ حَاشَا ، خَلَا ... اور ... عَدَا ] کی ترکیب کرنا چاہیں تو پہلے یہ دیکھیں کہ یہ درمیان کلام میں واقع ہیں یا ابتداء کلام میں۔

پس اگر درمیان کلام میں ہوں۔ جیسے: [جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ] تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱): ان تینوں کو حروف جارہ مان کر انہیں ان کے مجرور سے ملا کر ماقبل فعل کا ظرف لغو بنائیں۔

(۲): انہیں افعال تصور کریں، اس صورت میں ان کا مابعد مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا جب کہ فاعل اُن میں ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی اور یہ افعال اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر ماقبل سے حال واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں [ زَيْدٍ ] کو مجرور اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے

[جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ وَزَيْدًا ]

اور اگر ابتداء کلام میں واقع ہوں۔ جیسے: [خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا ] تو صرف دوسری صورت ہی یقیناً ہوگی۔

﴿۳﴾: جب [خَلَا ... عَدَا ... مَا] کے بعد آئیں۔ جیسے: [جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا زَیْدًا ... یا ... جَاءَ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا] تو یہاں بھی صرف افعال ہوں گے اور ان کے ماقبل [مَامَصْدَرِیَۃ] ہوگا تو یہاں پر بھی دو ترکیبیں جائز ہیں۔

(۱): [ما مصدریہ] بتاویل مفرد اپنے مابعد جملے سے ملکر لفظ [وَقْتٌ] کا مضاف الیہ بنے گا، اور پھر مضاف مضاف الیہ ملکر ماقبل فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔

(۲): ان افعال کو مصدر کی تاویل میں کرنے کے بعد اسم فاعل کی تاویل میں کر کے حال بنائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# مصدر کے قواعد

{مصدر کی تعریف}: "مصدر وہ اسم ہے جس کی دلالت صرف وصف پر ہو، ذات پر نہ ہو یا وہ اسم ہے جس سے دوسرے کلمات نکالیں جائیں"۔

﴿۱﴾: جب مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو یہ اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی لازم والا معنی رکھتا ہو تو فاعل کو رفع اور متعدی والا معنی رکھتا ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

[یُعْجِبُنِیْ اِجْتِہَادُ سَعِیْدٍ]

﴿۲﴾: جب مصدر عامل ہو تو کبھی اپنے فاعل کی جانب مضاف ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کا فاعل بظاہر مجرور ہوتا ہے لیکن محلا مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

[اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



# حروف واسمائے استفہام کے قواعد

"یہ وہ حروف اور اسماء ہیں جنہیں کسی بھی چیز کے بارے سوال کرنے کیلئے بنایا گیا ہو"

﴿۱﴾: حروف استفہام صرف دو ہیں [ھَلْ .... ھَمْزَۃٌ] باقی تمام الفاظ اسماء استفہام ہیں۔ جیسے:

[مَنْ، مَنْ ذَا، مَا، مَاذَا، مَتٰی، اَیَّانَ، کَیْفَ، اَنّٰی، کَمْ، اَیٌّ]

﴿۲﴾: جب [مَنْ ... اور ... مَا] کے ذریعے سوال کیا جائے تو کبھی انہیں مبتداء اور کبھی مابعد کی خبر بناتے ہیں۔ جیسے:

[مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ؟ ... مَالَوْنُہَا؟]

اور کبھی مفعول بہ۔ جیسے: [مَنْ اَکْرَمْتَ؟ ... مَافَعَلْتَ؟]

﴿۳﴾: اور اگر عبارت میں [مَنْ ذَا] کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے:

[مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ]

تو یہاں دو ترکیبیں جائز ہیں۔

(۱): [مَنْ] کو مبتداء اور [ذَا] اسم اشارہ کو موصوف یا مبدل منہ بنائیں اور پھر موصوف صفت وغیرہ کو ملا کر مبتداء کی خبر بنا دیں۔

(۲): [مَنْ ذَا] کے مجموعے کو مبتداء بنائیں اور مابعد کو خبر بنا دیں۔

﴿٤﴾: اگر جملہ استفہامیہ میں [مَتٰی ... اَیَّانَ ... اَیْنَ] کے ذریعے سوال ہو تو دیکھیں گے کہ ان کے مابعد اسم ہے یا فعل اگر فعل ہو تو انہیں مابعد کا مفعول فیہ بنا دیں گے۔ جیسے:

[مَتٰی تَذْھَبُ؟ .... اَیَّانَ تُسَافِرُ؟ .... اَیْنَ تَتَعَلَّمُ؟]

اور اگر مابعد اسم ہو تو انہیں کسی کا متعلق کر کے مفعول فیہ بنا کر خبر مقدم اور مابعد کو مبتداء مؤخر بنادیں گے جیسے :

[ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ ؟... اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؟... اَیْنَ اَخُوْکَ ؟ ]

﴿۵﴾: اور اگر [ کَیْفَ ] کے ذریعے سوال کیا جائے تو پھر یہ دیکھیں گے کہ وہ افعال قلوب سے پہلے واقع ہے یا نہیں۔ اگر ان سے پہلے واقع ہو جیسے: [ کَیْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ ] تو اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے اور یہ اس وقت مبنی بر فتحہ ہوگا۔

اور اگر اس کے بعد افعال قلوب نہیں ہے تو دیکھیں گے کہ اس کا مابعد اس سے بے نیاز ہے یا نہیں۔ پس اگر وہ بے نیاز ہے جیسے:

[ کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟ ] تو اسے مابعد سے حال بنایا جائے گا، اس صورت میں یہ لفظاً اور محلاً دونوں طرح منصوب ہوگا۔

اور اگر وہ بے نیاز نہیں ہے۔ جیسے: [ کَیْفَ اَنْتَ؟ ] تو اسے خبر مقدم اور مابعد کو مبتداء مؤخر بنائیں گے اور یہ اس وقت لفظاً مبنی بر فتحہ اور محلاً مرفوع ہوگا۔

﴿۶﴾: [ اَیُّ ] کے ذریعے سوال ہو تو کبھی اسے مفعول مقدم بنائیں گے۔ جیسے:

[ اَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ؟ ]

اور کبھی مبتداء۔ جیسے: [ اَیُّ شَیْءٍ اَکَلَ زَیْدٌ؟ ]

﴿۷﴾: [ اَنّٰی ] ظرف مکان ہے، چنانچہ اسے مابعد فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے جیسے:

[ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ؟.. اور ... اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا ؟ ]

اور اگر اس کے بعد کوئی فعل مذکور نہ ہو تو پھر معنی کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی فعل مقدر مان لیں گے۔ جیسے: پہلی مثال میں اصل عبارت یوں ہوگی جیسے:

[یَا مَرْیَمُ اَنّٰی یَجِیْءُ لَکِ ھٰذَا؟]



# حروف مشبہ بالفعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں حروف مشبہ بالفعل کی پہچان کریں.

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ . ظَنَنْتُ اَنَّکَ شَاھَدْتَ الْمَرِیْضَ . عَجِبْتُ مِنْ اَنَّکَ تَکْرَہُ الْقِرَاءَۃَ . کَاَنَّ الْھِلَالَ قَوْسٌ مُنِیْرَۃٌ . اِنْقَضَی الصَّیْفُ لٰکِنَّ الْحَرَّ مُسْتَمِرٌّ . لَیْتَ اَیَّامَ الشَّبَابِ تَعُوْدُ . اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ . اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ . اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ . اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ . اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا . اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَھٰی عَنِ الْمُنَابَذَۃِ . اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ . اِنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ .

# لاءِ نفی جنس کی مشق

لَا اَمَلَ فِی النَّجَاحِ . لَا شَیْءَ یَعْدِلُ عَمَلَ الْخَیْرِ . لَا شَکَّ . لَا عَلَیْکَ اَیْ لَا بَأْسَ عَلَیْکَ . لَا نَاقَۃَ لَنَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆